© NCERT
not to be republished

آندھرا پردیش بننے کے بعد دوسرے فرقوں نے بھی اپنے لیے الگ ریاستوں کا مطالبہ کیا۔ نتیجتاً ایک ریاستی تنظیم نو کمیشن (State Reorganisation Commission) بنا دیا گیا جس نے 1956 میں اپنی رپورٹ سونپی اور اسامی، بنگالی، اُڑیہ، تمل، ملیالم، کنڑ اور تیلگو بولنے والوں کے واسطے مکمل صوبے تشکیل دینے کی غرض سے ضلعی اور صوبائی سرحدیں از سرِ نو متعین کرنے کی سفارش کی۔ شمالی ہندوستان کا ہندی بولنے والا خطہ بھی کئی ریاستوں میں ٹوٹ گیا۔ کچھ ہی دنوں بعد 1960 میں بمبئی کی ذولسانی ریاست مراٹھی اور گجراتی بولنے والوں کے لیے جداگانہ ریاستوں میں تقسیم ہوگئی۔ 1966 میں ریاستِ پنجاب، پنجاب اور ہریانہ دو ریاستوں میں تقسیم ہوگئی۔ پنجاب پنجابی بولنے والوں کے لیے (جس میں اکثریت سکھوں کی تھی) اور ہریانہ باقی لوگوں کے لیے (جو ہریانوی یا ہندی بولتے تھے)۔

لسانی ریاستوں کی تشکیل

شکل 5 (a)

14 اگست 1947 سے قبل ہندوستانی صوبے اور نوابی ریاستیں

نوابی ریاستیں

برطانوی ہندوستان

کی مختلف سیاسی پارٹیوں سے ہوتا تھا۔ ان لوگوں نے غور وفکر کر کے ہندوستان کے آئین کو تشکیل دیا جسے 26 جنوری 1950 کو لاگو کر دیا گیا۔

شکل 2 – جواہر لعل نہرو اس قرار داد کو پیش کرتے ہوئے جس میں آئین کے مقاصد مذکور تھے

اس آئین کی اہم خصوصیت یہ تھی کہ اس میں ہر بالغ کے لیے **حق رائے دہی** (Franchise) کو تسلیم کیا گیا تھا۔ آئین کے مطابق 21 سال کی عمر کے تمام ہندوستانی لوگ ریاستی اور قومی انتخابات میں ووٹ دینے کے مجاز سمجھے گئے۔ امریکا اور برطانیہ جیسے ملکوں میں یہ حق مرحلہ وار تسلیم کیا گیا تھا۔ وہاں پہلے صرف صاحب جائداد لوگ ووٹ دیتے تھے پھر اس میں تعلیم یافتہ لوگوں کا بھی اضافہ ہو گیا۔ محنت کش لوگوں کو ووٹ دینے کا حق بڑی جدو جہد کے بعد ملا۔ سب سے آخر میں جب عورتوں نے سخت جدو جہد کی تو امریکا اور برطانیہ میں ان کو بھی ووٹ دینے کا حق حاصل ہوا۔ اس کے برخلاف آزادی ملنے کے فوراً بعد ہی ہندوستان نے جنس، طبقے یا تعلیم کی کسی تفریق کے بغیر اپنے تمام شہریوں کو ووٹ دینے کا حق دے دیا۔

حق رائے دہی۔ ووٹ دینے کا حق

آئین کی دوسری خصوصیت یہ تھی کہ اس نے اپنے تمام شہریوں کو قانون کی نظر میں مساوات کی ضمانت دی، چاہے ان کا تعلق کسی ذات یا کسی مذہب سے کیوں نہ ہو۔ کچھ